سِتارا ریت پر

(غزلیں اور نظمیں)

سیّدہ عطیہ

نام لکھا جب لبِ ساحل تمہارا ریت پر
چاند نے موجوں کو شدت سے پکارا ریت پر

دیکھتی ہوں اپنے دل میں وہ سمندر موجزن
جس کی مَوجوں سے اُلجھتا ہے کنارا ریت پر

گل کھِلے صحرا میں کیسے؟ کوئی پوچھے تو سبب
خیمہ کش تھا کون؟ جس نے غم اُتارا ریت پر

تشنہ کامی بڑھ گئی ہر اک مسافر کی یہاں
تم نے نقشِ عالمِ ہستی اُتارا ریت پر

پھر اُسے مہر و مہ و انجم سے نسبت ہی نہیں
آ گرا اوجِ فلک سے جب ستارا ریت پر

Marfat.com

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحیمِ

سِتارارِیت پر

Marfat.com

سِتارا ریت پر

(غزلیں اور نظمیں)

سیّدہ عطیہ

Marfat.com

جملہ حقوق بحقِ مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب:	ستارا ریت پر
مصنفہ:	سیّدہ عطیّہ
اشاعتِ اوّل:	جولائی ۲۰۱۲ء
تعداد:	۵۰۰
قیمت:	۲۰۰ روپے
مطبع:	بی پی ایچ پرنٹرز، لاہور

Marfat.com

انتساب

اپنے ابو اور امی جی کے نام
میری ہر کامیابی جن کی دعاؤں کا ثمر ہے

Marfat.com

ترتیب

1	کلاسیکی طرز کی جدت پسند شاعری	(ایم۔خالد فیاض)	۱۱
2	جلتی بجھتی دھوپ چھاؤں	(سیّدہ عطیہ)	۱۷
3	اعترافات	(سیّدہ عطیہ)	۲۰
4	مرادل سرائے حسرت		۲۳
5	اے محیطِ بے کراں		۲۵
6	سلام لکھتے ہیں		۲۶
7	مری دُعا ہے		۲۸
8	شعر		۳۰
9	اک نئی صورتِ حالات نہیں چاہتے اب		۳۱
10	میں بے یقینیء عہدِ وفا میں زندہ ہوں		۳۳
11	کوئی امید کا روشن ستارا بھی نہیں تھا		۳۵

Marfat.com

12	تلخ ہو سادہ و رنگیں ہو مگر بات تو ہو	۳۷
13	یوں ملاقات ہو رہی ہے ابھی	۳۹
14	کسی سے طے نہ ہوا مرحلہ محبت کا	۴۱
15	زندگی دشتِ خواب کی مانند	۴۳
16	حرفِ نا اعتبار جیسی تھی	۴۵
17	سانحہ یہ تو کئی بار بھی ہو سکتا ہے	۴۷
18	ضبطِ کمال (نظم)	۴۹
19	سرِ احساس تعزیرِ وفا لکھی گئی تھی	۵۰
20	مہکار لے کے کنجِ قفس آ گئی ہے زیست	۵۲
21	ہم سے گریزاں پھرتے ہو جاناں جو کُو بہ کُو	۵۴
22	سرنگوں شہر کی گلیوں سے گزارا جاتا	۵۶
23	دردِ تکمیلِ محبت کی بنا لگتا ہے	۵۸
24	اندازِ راہ و رسم کا کچھ ڈھنگ اور ہے	۶۰
25	اک نظر ہو تو (نظم)	۶۲
26	چراغ جلتا رہے گا سحر نہیں ہوگی	۶۴
27	دلِ حزیں کے یہاں آس پاس تم ہی تھے	۶۶
28	نام لکھا جب لبِ ساحل تمہارا ریت پر	۶۸
29	بہت دن بعد دشتِ خواب میں دیکھا تھا اُس کو	۷۰
30	ہمی گرویدۂ رنگِ بہارانِ چمن ٹھہرے	۷۲
31	بات کے اُلجھاؤ میں ہر لفظ سادہ ہو گیا	۷۴
32	اک شام (نظم)	۷۶

Marfat.com

33	سوچئے جس پہ تو آنکھوں میں لہو آتا ہے	۷۷
34	سنا ہے شوخ بہت ہے ترے لباس کا رنگ	۷۹
35	بے یقین لہجے پر اعتبار کیا کرنا	۸۱
36	سورج بھی جذبِ شوق کا اظہار کر سکے	۸۳
37	ہے منقش تیری یادوں سے تو دیوارِ دل	۸۵
38	شکستہ پَر تھے تو اُونچی اُڑان کیا کرتے	۸۷
39	میرا دشمن مرا قاتل (نظم)	۸۹
40	آؤ ہم دونوں محبت کی کہانی لکھیں	۹۱
41	ضیائے صبح سے پہلے جو شام گزری ہے	۹۳
42	سجدہ اُسے روا ہی نہ تھا وہ خدا نہ تھا	۹۵
43	تمہاری جانب نگاہ کرلوں	۹۷
44	ہم آج پا فگار کسی خارزار میں	۹۹
45	زوالِ صبح پہ شامِ ملال کیا ہوگا	۱۰۱
46	جشنِ طرب (نظم)	۱۰۲
47	غبارِ بے یقینیء سے نکلنا چاہتا ہے دل	۱۰۳
48	شب کی آنکھوں سے تا سحر دیکھے	۱۰۵
49	منزل سے ناواقف رستے شب اور تنہا چاند	۱۰۷
50	ہوا برفاب تھی، سردی کی شدت ہوگئی تھی	۱۰۹
51	ہم اہلِ دل ہیں سارے رکھ رکھاؤ جانتے ہیں	۱۱۱
52	حیات جلوہء ہرجائی اور کچھ بھی نہیں	۱۱۳
53	ہر ایک حرفِ ملامت کا بار اُٹھ سا گیا	۱۱۵

Marfat.com

54	یاد رکھنا اُسے چاہوں، نہ بھلانا چاہوں	۱۱۷
55	رگریہ ساماں پسِ دیوار ترے شہر میں ہیں	۱۱۹
56	اُفتادگانِ خاک کے نام (نظم)	۱۲۱
57	سَحر دم آسماں پر جب ستارے ڈوب جاتے ہیں	۱۲۳
58	کون کہتا ہے چمن خار سے وابستہ ہے	۱۲۵
59	زمیں قدموں تلے تھی اور نسبت آسماں سے تھی	۱۲۷
60	معجزہ دستِ ہنر کار پہ لکھا ہوا ہے	۱۲۹
61	آئینے کے رُوبرو جب آئینہ رکھا گیا	۱۳۱

Marfat.com

کلاسیکی طرز کی جدّت پسند شاعری

اعلیٰ فن کی ایک شرط یہ بتائی جاتی ہے کہ اس کے عناصرِ ترکیبی سے ضبطِ نفس کا تصور پیدا ہو۔ مثلاً ایک نقاد "Vernon Blake" نے اس بات کو اس انداز میں بیان کیا ہے:

"A delicate balance between freedom of emotions and controlling judgment is a quality of great art."

اچھا فنکار یا شاعر جذبات اور شعور میں ہم آہنگی پیدا کر کے اعتدال و توازن کی فضا قائم کر دیتا ہے۔ اس طرح ادب ''بے ادبی'' کا مرتکب نہیں ہوتا۔ جبکہ ''بے ادبی'' کسی بھی پہلو سے بد نظمی اور بے اعتدالی سے پیدا ہوتی ہے۔ آج کی شاعری میں اس اعتدال و توازن کا فقدان اکثر و بیشتر نظر آتا ہے۔ مگر سیّدہ عطیہؔ کی شاعری ربط و ضبط کی عمدہ مثال پیش کرتی ہے۔ ان کی غزل کو بلا شبہ آج کی غزل کہا جا سکتا ہے۔ ہاں، یہ آج کے فیشن کی غزل (جس میں لسانی توڑ پھوڑ اور طیش و تلخی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے) ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ کلاسیکی رچاؤ کی حامل جدید غزل ہے جس میں روایت کی پاسداری کے ساتھ ساتھ فکر و شعور کی نمود اپنی تازہ کاری کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ عطیہؔ کی غزل میں روایت کا شعور گہرا اور بامعنی ہے۔ اُنہوں نے الفاظ اور تراکیب کا تخلیقی استعمال روایت

Marfat.com

کے گہرے مطالعے سے سیکھا ہے۔لیکن ان الفاظ و تراکیب سے عطیہ نے جدید حسیت کا خوبصورت اظہار کیا ہے۔دوسرے لفظوں میں اِن کا شعری ٹرٹمنٹ روایت آموز مگر طرزِ احساس جدید حسیات پر مبنی ہے۔موضوعات میں اچھوتا پن ان کے تخیل کی کارفرمائی کا نتیجہ ہے جس میں اُن کے باریک بین مشاہدے کا کمال بھی شامل ہے۔اس سے ان کی غزل میں ایک منفرد رویہ پیدا ہوا ہے۔جو اِن کی شناخت اور انفرادیت کا اعتبار قائم کرتا ہے۔

چند اشعار سنیے:

ثباتِ غم کی یہ صورت یقیناً موت جیسی ہے
نہ ہنسنا چاہتا ہے دل نہ رونا چاہتا ہے دل

یہ رنگِ آبلہ پائی گواہی دیتا ہے
عذاب ہوگی مسافت سفر نہیں ہوگی

در بند تھا اگر چہ پہ ایسا نہیں کہ اب
دستک کے ساتھ دل کا کوئی رابطہ نہ تھا

اجنبی ہے تری کم فہم سماعت کے لیے
جو صداقت مری گفتار سے وابستہ ہے

Marfat.com

ے صحرا کی پیاس بھی تھی مسافت میں ہم رکاب
میں دشتِ آرزو میں بھی تنہا ذرا نہ تھا

ے مقامِ شوق ایسے بھی تو شہرِ یار میں آئے
جہاں شوقِ نظر بھٹکے جہاں تابِ سخن ٹھہرے

ے کچھ تو ستم ظریفیء حالات تھی عجیب
کچھ دل بھی لگ گیا تھا غمِ روزگار میں

ے تمہارے لطف کا یہ معجزہ ہی کیا کم ہے
رہا نہ یاس کی مالا میں کوئی آس کا رنگ

شاعری میں فکر کے حوالے سے مشہور فرانسیسی شاعر paul valery نے ایک جگہ کہا تھا کہ "فکر کے بغیر شاعری ایسی غذا ہوتی ہے جس میں کوئی غذائیت نہیں۔ لیکن اُسے شاعری میں اس طرح پوشیدہ ہونا چاہیے جیسے پھل میں اس کا غذائی جوہر"۔ ہمارے ہاں فکری شاعری تو بہت شوق سے کی جاتی ہے مگر فکر کو شعر میں آمیز کرنے کا ہنر بہت کم سیکھا جاتا ہے۔ جس سے شعر فلسفیانہ اور مجرد فکر سے بوجھل ہو کر شاعرانہ فکر کے مرتبے سے گر جاتا ہے۔

دراصل فکر انگیزی دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک عقلی فکر انگیزی اور دوسرا شعری فکر انگیزی۔ عقلی فکر انگیزی، فلسفہ تو بیان کر سکتی ہے، شاعری تخلیق نہیں کر سکتی۔ شعر، شعری فکر انگیزی سے ہی تخلیق ہوتا ہے۔ عطیہؔ کے اشعار کی فکر انگیزی کا انحصار صرف و محض عقلی سرگرمی پر نہیں، یہ فکر انگیزی شعری اور تخلیقی ہے۔ جو شدید احساس اور گہرے جذبے سے آمیز ہو کر جلوہ گر ہوتی

Marfat.com

ہے۔تخیل کی چاشنی ان کے اشعار کے اثر کو دو چند کر دیتی ہے۔

مثلاً دیکھیے:

ے مجھے تو آپ سے سارا گلہ ہے اور کیوں نہ ہو
وہ کوئی اور تھے جن کو شکایت آسماں سے تھی

ے اس کا اندازہ مجھے ہجر کی تلخی سے ہوا
تشنگی اوج پہ آجائے تو کیا لگتا ہے؟

ے سورج کی آنکھوں سے لے کر روشنیوں کے خواب
شب کی اندھی وادی میں تھا ہنستا بستا چاند

ے تمام عمر ترے کوچۂ جفا میں وفا
تھی تشنہ کام مگر خوش خرام گزری ہے

ے محبت ہی دلوں کے درمیاں زندہ حقیقت ہے
مظاہر عالمِ ہستی کے سارے ڈوب جاتے ہیں

ے میری آنکھوں میں مرا عکس بھی دھندلاتا ہے
اتنا نزدیک مرے آئینہ رُو آتا ہے

Marfat.com

نو آموز شاعرات کی ایک خامی اکثر و بیشتر کھٹکتی ہے کہ اُن کے اشعار میں مردانہ لب و لہجہ over lap کر جاتا ہے جس کی وجہ سے نسائیت کا احساس دب جاتا ہے۔ جب کہ شاعرات کی شاعری اگر نسائی جذبات کا اظہار یہ نہ بن سکے تو اُسے ادھوری شاعری کہا جائے گا اور نسائی جذبات کا اظہار نسائی لب و لہجے سے ہی کیا جاسکتا ہے۔ مردانہ لب ولہجہ نا صرف یہ کہ ان جذبات و احساسات کو مسخ کر دیتا ہے بلکہ اشعار میں ایک مصنوعی پن بھی پیدا کر دیتا ہے۔ ''ستارہ ریت پر'' میں یہ بات تسکین کا باعث ہے کہ عطیہ کی غزل میں نسائی لب ولہجہ، نسائی جذبات کے اظہار کا موثر وسیلہ بنا ہے جو غزل کی کُملتا کا احساس بڑھاتا ہے۔

ے ترے سبب سے سرشتِ وفا کی منکر ہوں
جو جل بجھی تھی مرے دل میں آس تم ہی تھے

☆ے بدلا کہاں ہے اب بھی وفا کا نصاب دوست
کچھ وہ بھی حیلہ جو ہے تو کچھ ہم بھی نرم خُو

ے وہ جب رفیقِ سفر ہے میرا
میں کیوں نہ اُس سے نباہ کرلوں

☆ے دیکھتی ہوں اپنے دل میں وہ سمندر موجزن
جس کی موجوں سے اُلجھتا ہے کنارہ ریت پر

Marfat.com

''ستارہ ریت پر'' کی شاعری پڑھتے ہوئے اس بات کا احساس ہمیں شدت سے ہوتا ہے کہ ہمارا مکالمہ ایک تہذیب یافتہ شاعرہ سے ہو رہا ہے۔ عطیہ کے ہاں فکر کی تہذیب ہے، جذبات کی تہذیب ہے، لب و لہجہ کی تہذیب ہے، الفاظ کے چناؤ اور اُن کے سجاؤ کی تہذیب ہے اور اُسی تہذیب نے ''ستارہ ریت پر'' میں دکھ (pathos) کی کیفیت کو بہت گہرا اور پُر اثر بنا دیا ہے۔ یہی تہذیب عطیہ کی غزل کی شناخت ہے۔

ایم۔خالد فیاض
لیکچرار شعبہء اُردو، یونیورسٹی
آف گجرات

Marfat.com

جلتی بجھتی دھوپ چھاؤں

میں وثوق سے یہ نہیں کہہ سکتی کہ میرے اندر بے آواز خیال کب الفاظ کے پیراہن میں ڈھلنے لگے۔ کب نیلگوں آسمان کی وسعتوں میں پرواز کرتے پنچھی، شام کے ڈھلتے سائے اور شفاف پانیوں کے آئینے مجھے اپنی طرف بلانے لگے اور کب صحرا میں ریت پر نقوش پا ثبت کرنے کا شوق پروان چڑھا؟ جب میں نے ہوش سنبھالا تو غیر محسوس طور پر اپنے لاشعور میں جنم لیتی آزادی کی ازلی آرزو کو شدت سے محسوس کیا۔ طبعی طور پر انسان جو اپنے چارسُو سے باہر نہیں نکل سکتا۔ اس کی نگاہ بھی حدِ نظر تک ہے۔ لیکن ایک مقامِ شوق ایسا بھی ہے جہاں زماں و مکاں کی سرحدیں بہت پیچھے رہ جاتی ہیں۔ یہی مقامِ شوق دل میں چراغ روشن کر دے تو امید سے یقین کی منزل کی طرف سفر آسان ہو جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ میں نے بھی بے کراں وسعتوں اور بے پایاں بھیدوں سے بھری کائنات میں ماورائے نگاہ سفر کرنا شروع کر دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ آگاہی کا سفر کب شروع ہوا؟ لیکن اب حلقہ در حلقہ میں روشنی کے ایک دائرے میں سفر کرنے لگی۔ اسی طرزِ احساس نے میرے تخلیقی اظہار کو ایک خاص معنویت عطا کی۔ اگرچہ ہر تخلیق کار کا اپنا ایک انفرادی اسلوب بھی ہوتا ہے جو اس کی انفرادیت کو پہچان بخشتا ہے اور اگر میرے تخلیقی اظہار میں کوئی انفرادیت کا پہلو ہے تو وہ میرے اسی خاص طرزِ احساس کی عطا ہے۔ ہر تخلیق کار کو اپنے احساس کی جلتی بجھتی دھوپ

Marfat.com

چھاؤں ہی مقدر کی گئی ہے، ایک مصور کے جذبِ تخلیق کی طرح ہے جو وجہء راحت بھی ہے اور عذابِ جاں بھی۔

ہر سچے تخلیق کار کی طرح میں بھی حساس ہوں۔ میری آنکھیں بھی محض اپنی ذات کے حصار میں مقید نہیں رہ سکتیں۔ نہ ہی محض دل میں طلوع ہوتے مہتابِ محبت کے حسن و جمال کے قصے رقم کر سکتی ہیں۔ کیونکہ اپنی ذات کے حصار میں قید رہنا اور آئینہ دل میں اُبھرتے نقش کے خدوخال ہی ثبت کرتے رہنا، سچے تخلیق کار کا منصب نہیں۔ بلکہ ایک حساس مصور تخلیقی سطح پر اپنے اردگرد پھیلی وسیع و عریض کائنات کے تمام مظاہر کو تصویر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اُس کے دل کی وسعتیں کائنات کے پھیلاؤ کو بامعنی بنا دیتی ہیں۔ میں بھی روشن فلک پر چمکتے دمکتے تاروں کی طرف دیکھتی ہوں تو اَن دیکھی دنیاؤں کا سفر کرنے لگتی ہوں۔ دراصل فطرت مجھ پر آگاہی کا در وا کرتی ہے۔ میں جتنا اس کے قریب ہوتی ہوں اپنی ذات مجھ پر منکشف ہوتی جاتی ہے۔

اگر میرا ناقد یہ کہے کہ میں ماضی میں جیتی ہوں، تو یہ بھی غلط نہ ہوگا۔ لمحہء موجود کی صلیبوں پر سانس لیتا انسان ماضی سے ہم رشتہ ضرور ہوتا ہے۔ میرے لیے بھی تخلیقی سطح پر ماضی بارِ امانت ہے جو زمانہء حال میں میرے شعور کی سمت نمائی کرتا ہے۔ یہی شعور میرے لیے مستقبل کے روشن راستے متعین کرتا ہے۔ ایک خوش آئند خواب کا خیر مقدم کرتا ہے اور امید کی روشنی سے دل کی کائنات کو منور رکھتا ہے۔ میرے لیے ماضی سے حال اور حال سے مستقبل کا سفر محبت اور امید کا سفر ہے۔ میری تخلیقات کا ہنر بھی ماضی سے وابستگی میں فخر سے عبارت ہے۔ یقیناً میرے ہونے کا جواز بھی اسی سے ہے۔

جہاں تک فنی و فکری ارتقاء کا تعلق ہے۔ ہر تخلیق کار کے ہاں تخلیقی اضطراب کے سبب فکری ارتقاء کا سلسلہ بھی چلتا رہتا ہے۔ تجربات و مشاہدات کی دنیا وسیع تر ہوتی رہتی ہے۔ نقد و نظر کا معیار بدلتا رہتا ہے اور داخلی اور خارجی دونوں سطحوں پر زندگی کے تجربات اسے متاثر کرتے ہیں۔ میرے پہلے مجموعہء کلام ''ستارا ریت پر'' میں بھی فکری و فنی سطح پر یہ ارتقائی عمل باآسانی دیکھا

Marfat.com

جا سکتا ہے۔ ابھی کچھ دیر قبل میں نے کہا تھا کہ میں ریت پر نقوش پا ثبت کرنا چاہتی ہوں، میرا اولین مجموعہءکلام ''ستارا ریت پر'' آپ کے ہاتھوں میں ہے، اب اس کا فیصلہ ہوائے وقت کے سپرد ہے کہ میں ریت پر نقوش پا ثبت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں یا نہیں؟

سیّدہ عطیہ

۱۵ جولائی ۲۰۱۲ء

Marfat.com

اعترافات

موسمِ بہار کی خوبصورت شام تھی جب میں اپنی بیاض لیے محترم اُستاد ڈاکٹر رؤف امیر (مرحوم) کے گھر گئی۔ صدر دروازے سے قریب پھول سا کھِلا خوبانی کا پیڑ استقبالیہ دیتا نظر آیا۔ اگرچہ میں مقررہ وقت سے قبل پہنچ گئی تھی لیکن خندہ پیشانی سے ''سر'' نے مجھے خوش آمدید کہا۔ ہزار مصروفیات سے وقت نکال کردہ میرے ہی منتظر تھے۔ انجانی خوشی کے احساس نے مجھے مسحور کر دیا۔ رسمی گفتگو اور تعارف کے مراحل طے ہوتے ہی میں نے اپنی بیاض سے چند غزلیں سنائیں۔ اُن کے چہرے پر شگفتہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس سے پہلے ایک اچھے شاعر و نقاد کے سامنے اپنی شعری تخلیقات پیش کرنے کا اتفاق ہرگز نہیں ہوا تھا۔ اُن کے اس خوشگوار ردِعمل نے میرا حوصلہ بلند کر دیا۔ اسی اثناء میں اُن کے عزیز دوست سلمان باسط اور عثمان خاور بھی تشریف لے آئے۔ ادبی گفتگو کا سلسلہ طویل سے طویل تر ہوگیا۔ سورج ڈھل گیا اور تاریکی کے سائے بڑھنے لگے۔ لیکن اُس شام کے بعد اپنے محترم اُستاد کی معیت میں میرے شعری ذوق کی تربیت کا سلسلہ کئی سالوں اور کئی شاموں سے سورج ڈھلنے تک محیط ہوتا گیا۔ میں اعتراف کرتی ہوں کہ اُن کی زندگی میں مجھے کبھی کسی دوسرے سے ادبی مشورے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ آج جب میں اپنا پہلا شعری مجموعہ ترتیب دے رہی ہوں تو ایک انجانے دُکھ میں ڈھلتی خوبصورت شام کی یادیں

Marfat.com

افسردگی کی رداؤڑھے میرے اطراف پھیل گئی ہیں۔ میرا اولین اظہارِ ممنونیت اپنے محترم اُستاد کے نام ہے۔ اگر چہ وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن ان کا محبوب شہر ''واہ'' آج بھی ان کی یادوں کی خوشبوؤں میں بسا ہوا ہے۔ آج بھی ان کے شاگرد اُن کی پر شکوہ آواز کی کھنک اپنی سماعتوں میں محسوس کرتے ہیں اور آج بھی وہ چراغِ علم اپنے محبوب شہر کی پہچان ہے۔ (اللہ عزوجل اُن کے درجات بلند فرمائے اور میرے اظہارِ عقیدت کو اُن کے حق میں قبول فرمائے۔ آمین)

محبت ہی دلوں کے درمیاں زندہ حقیقت ہے
مظاہر عالمِ ہستی کے سارے ڈوب جاتے ہیں

بحیثیتِ خاتون میرا ادبی حلقہء احباب وسیع نہیں رہا۔ لیکن چند ایسے پر خلوص احباب کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گی جن کے تعاون کے بغیر اس مجموعہء کلام کو عمدہ صورت میں پیش کرنا شاید میرے لیے ممکن نہ ہوتا۔ میرے اساتذہ میں ڈاکٹر عابد سیال اور ڈاکٹر گوہر نوشاہی صاحب کی ناقدانہ بصیرت نے میرے کلام کو باذوق قاری کے لیے گوارا بنایا، میں اُن کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں کم ہے۔ متین اور خاموش طبع اختر رضا سلیمی صاحب نے میرے کلام پر اپنی سنجیدہ تنقیدی رائے دی میں اُن کی رائے کا احترام کرتی ہوں اور تہہ دل سے ممنون ہوں کہ مختصر ملاقات میں اُنہوں نے مجھے بہترین ادبی مشورے دیئے۔ اُن کا خلوص میری یادوں کے خزانے میں قیمتی اثاثہ ہے۔ ''محمل'' اور ''برف میں اُترتی رات'' جیسے خوبصورت شعری مجموعوں کے خالق اور دلاویز شخصیت کے مالک جناب تبسم ریحان کی معاونت مجھے ہمیشہ حاصل رہی۔ میں تہہ دل سے ان کے پُر خلوص تعاون اور سُودمند ادبی مشورے کے لیے ہمیشہ شکر گزار رہوں گی۔ ناموں کی اس کہکشاں میں مَیں جناب شمشیر حیدر کا شکریہ ادا کرنا کس طرح بھول سکتی ہوں کہ اُنہیں کی تحریک پر میں نے اپنا کلام یکجا کیا اور اسے کتابی صورت میں شائع کرنے کا ارادہ کیا۔ جناب طالبؔ انصاری کی تخلیقی

Marfat.com

شخصیت اپنے تمام تر رنگوں کے ہمراہ میری نگاؤں میں روشن ہو جاتی ہے جب میں اپنے کلام پر ان کی تنقیدی رائے سے استفادہ کرتی ہوں۔ میں ان کے خلوص کی بھی تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ ادب کے سچے ناقد جناب ایم خالد فیاض بھی ایسے چند لوگوں میں شامل ہیں کہ افراتفری اور خودغرضی کے اس دور میں جن سے اعتبارِ زیست قائم ہے۔ میرے مجموعہ کلام "ستارا ریت پر" کی ترتیب اور اشاعت کے تمام تر عملی مراحل کی انجام دہی میں اُنہوں نے ذمہ دارانہ، مستعد اور فعال کردار ادا کیا۔ مستزاد یہ کہ میرے کلام پر اپنی عمدہ تنقیدی رائے بھی دی، اُن کا یہ احسان مجھ پر قرض ہے۔ آخر میں مَیں اپنے والدین کی دُعاؤں اور بہن بھائیوں کی محبتوں کی شکر یہ ادا کرتی ہوں کہ اُنہوں نے ایک تخلیق کار کی سیماب صفتی کو حوصلے سے برداشت کیا اور ہر قدم مجھے دُکھوں کی دھوپ سے بچاتے رہے۔

سیّدہ عطیہ

۱۵ جولائی ۲۰۱۲ء

Marfat.com

مِرا دل سرائے حسرت

کبھی گردشِ فلک نے جو گلی گلی پھرایا
تو قدم قدم تھا ہمدم مرے مہرباں کا سایا
کبھی خواہشوں کے درپن نے نگر نگر گھمایا
کوئی نقش بن کے یکدم رُخِ آرزو پہ آیا

☆ کبھی روز و شب ہو قربت یہ خیال دل کو آیا
تو وصال و ہجر باہم کئی موسموں سے پایا
☆ کہاں دل کو یہ خبر تھی کہ عطا بھی ہے جفا تک
نہ غمِ فراق حاصل نہ ہی لطفِ وصل پایا

Marfat.com

یہی عقدہء جفا ہے کہ جو مثلِ جاں فزا ہے
یہی رنگِ مہر باری میرا دردِ لا دوا ہے
دلِ بے خبر سمجھ لے یہی خلعتِ عطا ہے
یہی دردِ ہجرو فرقت یہی وصلِ دلربا ہے

مرا دل سرائے حسرت! ترے لطف کی عطا ہے
مرا دل بنائے حیرت! تیری ہر ادا عطا ہے

Marfat.com

اے محیطِ بے کراں

خانہ ء دل میں نہاں اک پیکرِ اسرار تم
آئینہ تم، عکس تم اور چشمِ حیرت زار تم

اے محیطِ بے کراں تیری گواہی اور میں
میری ہی کم مائیگی ء چشم کا انکار تم

اب مجھے منظور ہے ایفائے حسنِ دید بھی
لطفِ صبحِ وصل تم ہجرِ شبِ آزار تم

Marfat.com

سلام لکھتے ہیں

جو دل پہ دل سے محمدؐ کا نام لکھتے ہیں
وہ بزمِ حشر کو اک حسنِ شام لکھتے ہیں

یہاں تو ہجرِ نبیؐ میں ہر ایک چشم ہے نم
ہم اپنے دل کی لگی آج عام لکھتے ہیں

سجا کے بزمِ صفِ انبیاءؑ و مرسلِ حق
وہ اُس پہ شاہِ اممؐ کو امام لکھتے ہیں

Marfat.com

☆ خبر تو رکھتے ہیں بس عشق کی اویسؒ و رضاؒ
کہ ہم تو چوم کے بس اُن کا نام لکھتے ہیں

جو لوگ رحمتِؐ عالم کا ذکر سنتے ہیں
وہ اپنا قصہ ء غم نا تمام لکھتے ہیں

Marfat.com

مری دُعا ہے

مری دُعا ہے مِرے دیس کی فضاؤں میں
ہراس و یاس میں ڈوبی ہوئی فضاؤں میں

وطن کی سہمی ہوئی بے امان راہوں میں
کوئی تو درد سے سیماب وار دل لے کر
نشاطِ مسندِ شاہی کی نازشیں چھوڑے
جو حرفِ حق کا علم لے کے پھر سرِ مقتل
قبائے صدق و یقین اُوڑھ کر چلا آئے
ہماری بزمِ تخیل بھی جس پہ ناز کرے
فسادِ ظلمتِ شب میں وہ روشنی پھیلے

Marfat.com

مری دُعا ہے مرے دیس کی فضاؤں میں
لرزتے لب کی سبھی بے یقین دُعاؤں کو
فسونِ شام سے پہلے سراغِ راہ ملے
جو تیرگی میں بھی روشن ہو، وہ نگاہ ملے

Marfat.com

طلسماتِ محبت کی کہانی مانگتی ہے
غزل خوشبو کے لہجے کی روانی مانگتی ہے

Marfat.com

[illegible] all Gazal's share

★ اک نئی صورتِ حالات نہیں چاہتے اب
مل تو سکتے ہیں ملاقات نہیں چاہتے اب

یہ تو موسم کے تغیر کی علامت ہے فقط
★ ورنہ ہم موسمِ برسات نہیں چاہتے اب

اپنے سینے کی دھڑکتی ہوئی خاموشی میں
اک تلاطم گہہ جذبات نہیں چاہتے اب

Marfat.com

سر پہ تپتے ہوئے سورج کی رفاقت منظور
دن کے پہلو میں مگر رات نہیں چاہتے اب

اک ترے حسنِ تعلق کی رعونت کی قسم
کل جو چاہی تھی وہی بات نہیں چاہتے اب

Marfat.com

میں بے یقینیء عہدِ وفا میں زندہ ہوں
ہوں مبتلائے اذیت جفا میں زندہ ہوں

شکستِ دل کی صدا بھی سنائی دیتی ہے
مگر میں ایک حصارِ انا میں زندہ ہوں

مجھے عذاب دیا جا رہا ہے اندر سے
خلوصِ عشق کی ہر ابتلا میں زندہ ہوں

Marfat.com

رقابتوں کی اذیت مرا مقدر ہے
میں اپنے عہد کے کرب و بلا میں زندہ ہوں

فروغ حسن کو اندیشہء خزاں میں ہے
چراغِ عشق ہوں لیکن ہوا میں زندہ ہوں

Marfat.com

کوئی امید کا روشن ستارہ بھی نہیں تھا
تری جانب سے ہلکا سا اشارہ بھی نہیں تھا

نہیں تھی گرچہ تجدیدِ وفا کی کوئی صورت
مگر ترکِ تعلق یوں گوارا بھی نہیں تھا

اگرچہ شوق کو بھی وسعتِ افلاک کم تھی
پرندوں کا ہواؤں پر اجارہ بھی نہیں تھا

Marfat.com

بہت مسحور کن سی چاندنی تھی چار جانب
اُجالا دل میں تھا اور دل ہمارا بھی نہیں تھا

مرے اجداد کے ورثے میں روشن خواب تو تھے
مری آنکھوں کو خوابوں کا سہارا بھی نہیں تھا

Marfat.com

تلخ ہو، سادہ و رنگیں ہو مگر بات تو ہو
دل جلانے کو سہی، پھر بھی ملاقات تو ہو

بن بلائے نہ سہی، جب بھی بلائیں، آؤ
تم سے خاطر نہ سہی، ہم سے مُدارات تو ہو

چاندنی چار ہی دن محوِ تکلم ہو، مگر
میرے گھر میں میرے آنگن میں یہ سوغات تو ہو

Marfat.com

تشنگی کیوں کسی صحرا کا مقدر ٹھہرے
جب گھٹا چھائے ، یہ لازم ہے کہ برسات تو ہو

ظلمتِ شب بھی اگر سینہ سپر ہے تو رہے
ایک سورج کے مقابل میں کوئی رات تو ہو

Marfat.com

یوں ملاقات ہو رہی ہے ابھی
جیسے ہر بات ہو رہی ہے ابھی

یار کل کا کہاں گلہ ہے ہمیں
آج کی بات ہو رہی ہے ابھی

ایک مدت سے آشنا صورت
اور ملاقات ہو رہی ہے ابھی

Marfat.com

ہم کو جنگل کی راہ چھوڑ دیا
رات بھی ساتھ ہو رہی ہے ابھی

مضمحل چاند ہے فسردہ رات
اور برسات ہو رہی ہے ابھی

Marfat.com

کسی سے طے نہ ہوا مرحلہ محبت کا
دلوں کے بیچ رہا سلسلہ محبت کا

گزرتے وقت کے بے اعتبار چہرے پر
عیاں ہے روز نیا حادثہ محبت کا

پھر اپنے جذبہ ء دل کا گلہ کیا سو کیا
ہمیں ملا ہی نہیں جب صِلہ محبت کا

Marfat.com

اگرچہ تیشۂ فرہاد ہو کہ موجِ چناب
مری نگاہ میں ہے حوصلہ محبت کا

فصیلِ حدِ زمان و مکاں سے آگے ہے
کسی بھی طور کوئی معجزہ محبت کا

Marfat.com

زندگی دشتِ خواب کی مانند
اک مجسم سَراب کی مانند

اب بھی رُوشن ہے شب کی آنکھوں میں
زخمِ دل ماہتاب کی مانند

جذبِ تخلیق ہر مصور کی
وجہء راحت، عذاب کی مانند

Marfat.com

پھیلتے جا رہے ہیں شام کی سائے
وادیوں پر سحاب کی مانند

لفظ در لفظ وہ رہا مبہم
زندگی کی کتاب کی مانند

Marfat.com

حرفِ نا اعتبار جیسی تھی
تیری چاہت بہار جیسی تھی

تیری یادوں کی خوشبوں میں فضا
ایک صبحِ بہار جیسی تھی

تشنگی آج بھی تو ویسی ہے
دُور دریا کے پار جیسی تھی

Marfat.com

یہ خبر ہی نہ تھی کہ تیری شکست
مجھ کو اپنی ہی ہار جیسی تھی

رات آنکھوں میں کاٹ دی ہم نے
یہ شبِ انتظار جیسی تھی

Marfat.com

سانحہ یہ تو کئی بار بھی ہو سکتا ہے
اک محبت سے تو انکار بھی ہو سکتا ہے

کیوں نہ اُس کو صفِ اعداء میں تصور کر لوں
دوست کیا برسرِ پیکار بھی ہو سکتا ہے

ہے صبا نیتِ احساس سے نا واقف سی
دستِ گل چیں میں کوئی خار بھی ہو سکتا ہے

Marfat.com

خامشی طرز ہے اک مصلحت اندیشی کی
ورنہ لب مائلِ گفتار بھی ہو سکتا ہے

جو سزاوارِ محبت ہے اُسے میری طرح
شوقِ دل تیشہء آزار بھی ہو سکتا ہے

Marfat.com

ضبطِ کمال

وفا کو معراج چاہیے تھی
سو تیری اُلفت کے طَور پر بھی

نہ ہم نے حرفِ سوال لکھا
نہ کوئی شوقِ وصال لکھا
نہ دل کا حُزن و ملال لکھا

وفا کو معراج چاہیے تھی
سو تیری اُلفت کے طَور پر بھی
عجیب ضبطِ کمال لکھا

Marfat.com

سرِ احساس تعزیرِ وفا لکھی گئی تھی
کوئی سوز و خلش لا انتہا لکھی گئی تھی

حصارِ بے در و دِیوار میں محبوس تھے سب
سرشتِ ابنِ آدم میں انا لکھی گئی تھی

فقط خوابِ سَحر کی دید کو روشن تھی آنکھیں
چراغِ شب کی قسمت میں فنا لکھی گئی تھی

Marfat.com

لہو روتی ہوئی آنکھوں کی وحشت جانتی تھی
دعائے نیم شب کیوں نا رسا لکھی گئی تھی

نظر بھی ایک صدیوں کی مسافت پر کھڑی تھی
کہاں تک وسعتِ ارض و سما لکھی گئی تھی

Marfat.com

مہکار لے کے کنجِ قفس آ گئی ہے زیست
مژدہ سنا گئی کہ ستم ڈھا گئی ہے زیست

کچھ بے نیاز چشمِ عنایت بھی تھی مگر
کچھ میری خواہشوں سے بھی اُکتا گئی ہے زیست

ہو کیوں نہ تنگ حلقۂ احساسِ دوستاں
گردش میں روز و شب کی بہت آ گئی ہے زیست

Marfat.com

لالہ بکف ہے رنگِ بہاراں روش روش
خوں سے مرے درونِ چمن آ گئی ہے زیست

دل کو تو تیرے ہجر سے دوری بھی موت ہے
مانا کہ شوقِ وصل میں الجھا گئی ہے زیست

Marfat.com

ہم سے گریزاں پھرتے ہو جاناں جو کُو بہ کُو
ہم سا ملے گا کوئی کہاں تم کو ہُو بہو

دیکھا تو دیکھتے ہی رہو گے نگاہِ شوق
خالی کیے تھے رات ترے نام پر سُبو

بدلا کہاں ہے اب بھی وفا کا نصاب دوست
کچھ وہ بھی حیلہ جُو ہے تو کچھ ہم بھی نرم خُو

Marfat.com

دل کی خَلش تھی اور سرِ آئینہ عدو
نہ تو تھا رُوبرو نہ مرا عکس سُو بہ سُو

اک ڈور سے بندھے تھے وفا کے شمار میں
اک آئینے کے روپ تھے ٹھہرے جو رُو برو

Marfat.com

سرنگوں شہر کی گلیوں سے گزارا جاتا
اس سے بہتر تھا کسی جنگ میں مارا جاتا

نشترِ درد جو سینے میں اُتارا جاتا
اک تلاطم کو سمندر میں اُبھارا جاتا

وہ ہواؤں کی طرح مجھ سے مراسم رکھتا
صحنِ خوشبو سے اُسے روز گزارا جاتا

Marfat.com

پھر سے دیوار و در و بام چراغاں کر کے
گھر کی تاریک فضاؤں کو نکھارا جاتا

مجھ کو توہینِ محبت یہ گوارا ہی نہ تھی
کیسے ممکن تھا اُسے دل سے اُتارا جاتا

چاند افسردگیِ شام کا آنچل لے کر
دل کے خاموش دریچے سے گزارا جاتا

Marfat.com

درد تکمیلِ محبت کی بنا لگتا ہے
پھول مہکار پہن لے تو بھلا لگتا ہے

شہر بھر جس کی عداوت پہ تلا بیٹھا تھا
آسماں اُس کی محبت میں جھکا لگتا ہے

اک تری یاد فروزاں ہے تو ہر ظلمتِ شب
چاند چلتا ہوا ہمراہ سدا لگتا ہے

Marfat.com

لوحِ دل پہ وہی تحریرِ الم نقش رہی
جس کا مِٹ جانا مرے دل کو بُرا لگتا ہے

اِس کا اندازہ مجھے ہجر کی تلخی سے ہوا
تشنگی اُوج پہ آ جائے تو کیا لگتا ہے؟

شوق کودشت نوردی کی ضرورت ہے ابھی
گرد آلود جو ملبوسِ وفا لگتا ہے

Marfat.com

اندازِ راہ و رسم کا کچھ ڈھنگ اور ہے
اب کے ترے خلوص کا یہ رنگ اور ہے

ہم کو تو التفاتِ نگہ چاہیے فقط
دستِ عطا میں اُس کے مگر سنگ اور ہے

اب صبحِ دل نواز ہے نَے شامِ پُر ملال
یہ ساعتِ بہاریء نیرنگ اور ہے

Marfat.com

آئے ہو تو ملو بھی سرِ بزمِ دوستاں
پہلوئے دل میں شوق کا آہنگ اور ہے

اتنی سی وحشتوں پہ ہی رونے لگا ہے دل
اہلِ جنوں پہ زیست ابھی تنگ اور ہے

Marfat.com

اک نظر ہو تو۔۔۔

وضاحت در وضاحت داستاں چلتی چلی جائے
سخن بھی داستاں کی اک زباں بنتی چلی جائے

مری بکھری ہوئی ہستی کا ساماں اک نظر ہو تو
نظر کی مہربانی میں محبت کا اثر ہو تو
محبت کی اثر ریزی جنوں سے باخبر ہو تو
جنوں کی بے کرانی عشق بن کر تا جگر ہو تو

Marfat.com

مرے سجدوں میں اک لذت نہاں ہوتی چلی جائے
محبت اک حقیقت ہے عیاں ہوتی چلی جائے

وضاحت در وضاحت داستاں چلتی چلی جائے
سخن بھی داستان کی اک زباں بنتی چلی جائے

Marfat.com

چراغ جلتا رہے گا سحر نہیں ہو گی
میں جانتی ہوں محبت امر نہیں ہو گی

یہ رنگِ آبلہ پائی گواہی دیتا ہے
عذاب ہو گی مسافت سفر نہیں ہو گی

اسیرِ حلقہ ء تقدیر ہوں ، مگر سچ ہے
دُعائے نیم شبی بے اثر نہیں ہو گی

Marfat.com

وفا سرشتِ وفا سے ہے تم سے کیا نسبت
جو ریگِ دشت چمکتی ہے زر نہیں ہو گی

کرشمہ سازیِ حسنِ خلوص گر نہ رہے
شریکِ حال متاعِ ہنر نہیں ہو گی

Marfat.com

دلِ حزیں کے یہاں آس پاس تم ہی تھے
ہمارے حسنِ تصور میں خاص تم ہی تھے

سو جاگتی تھی شبستانِ آرزو میں حیات
دلیلِ صبح کا روشن قیاس تم ہی تھے

تمہیں بھی وقت خسارے میں لے کے ڈوب گیا
کتابِ عشق کا حرفِ سپاس تم ہی تھے

Marfat.com

ترے سبب سے سرشتِ وفا کی منکر ہوں
جو جل بجھی تھی مرے دل میں آس تم ہی تھے

پھر اس کے بعد سمٹ جانا کیسے ممکن تھا
شکستِ ذات کی پہلی اساس تم ہی تھے

Marfat.com

نام لکھا جب لبِ ساحل تمہارا ریت پر
چاند نے موجوں کو شدت سے پکارا ریت پر

دیکھتی ہوں اپنے دل میں وہ سمندر موجزن
جس کی موجوں سے اُلجھتا ہے کنارا ریت پر

گل کھلے صحرا میں کیسے؟ کوئی پوچھے تو سبب
خیمہ کش تھا کون؟ جس نے غم اُتارا ریت پر

Marfat.com

تشنہ کامی بڑھ گئی ہر اک مسافر کی یہاں
تم نے نقشِ عالمِ ہستی اُتارا ریت پر

پھر اُسے مہر و مہ و انجم سے نسبت ہی نہیں
آ گرا اوجِ فلک سے جب ستارا ریت پر

Marfat.com

بہت دن بعد دشتِ خواب میں دیکھا تھا اُس کو
سرابِ آرزو کے باب میں دیکھا تھا اُس کو

یقیناً غیر ممکن تھا کوئی احوال کہنا
نشاطِ محفلِ احباب میں دیکھا تھا اُس کو

اب اس کی خوبیءِ قسمت کا منکر کون ہو گا
کبھی حالات کے گرداب میں دیکھا تھا اُس کو

Marfat.com

بصارت بھی مری کم مائیگی پر خندزن تھی
کہ میں نے گوہرِ نایاب میں دیکھا تھا اُس کو

محبت عکس بندی کر رہی تھی پانیوں پر
ابھی تو چشمہء مہتاب میں دیکھا تھا اُس کو

Marfat.com

ہمی گرویدہ ء رنگِ بہارانِ چمن ٹھہرے
وگرنہ حادثاتِ دہر لاکھوں دل شکن ٹھہرے

مقامِ شوق ایسے بھی تو شہرِ یار میں آئے
جہاں شوقِ نظر بھٹکے جہاں تابِ سخن ٹھہرے

شبِ وحشت کسی کی یاد کا اکِ باب کیا پلٹا
سرِ عمرِ رواں پھر خواہشوں کے بانکپن ٹھہرے

Marfat.com

اُنہوں نے آج تک وجہِ عداوت تک نہیں پوچھی
وگرنہ ہم کہاں ، کب مائلِ اُلفت شکن ٹھہرے

وفورِ شوقِ منزل بھی عذابِ راہ ہو جائے
مرے لہجے میں جس لمحے مسافت کی تھکن ٹھہرے

Marfat.com

Person comparing about 1st sher.

بات کے الجھاؤ میں ہر لفظ سادہ ہو گیا
جو نہ کہنا تھا، کہا، سب بے ارادہ ہو گیا

بڑھتے بڑھتے یاد کا جوبن مہِ کامل ہوا
گھٹتے گھٹتے نصف شب پھر چاند آدھا ہو گیا

جیسے تیسے کٹ گئی ہر ساعتِ عمرِ رواں
اک سفر تھا، کیا ہوا، جو پا پیادہ ہو گیا

Marfat.com

کچھ مہکتے خواب سلگے اور پھر عمرِ عزیز
چند سانسوں سے فقط جینے کا وعدہ ہو گیا

رُت بدلتے زیست کا ہر روپ اک بہروپ تھا
جس کے تن پہ سج گیا اس کا لبادہ ہو گیا

Marfat.com

اک شام

Sabeen Ey Zeenin

اُس سے اک شام کی اک ملاقات ہے
اور یادوں کی دہلیز پر سر رکھے
بس مری ذات ہے

نقش در نقش اک رُخ اُبھرتا رہا
میں بھی سنتی رہی وہ بھی کہتا رہا
بارہا گوشِ دل سُن چکا تھا کبھی
یہ ترے پیار کی کیسی سوغات ہے
اور مری ذات ہے

اُس سے اک شام کی اک ملاقات ہے

Marfat.com

سوچئے جس پہ تو آنکھوں میں لہو آتا ہے
اب اُسی راہ پہ چلتا ہوا تو آتا ہے

وہ مسافر ہے رہِ شوقِ طلب پر قائم
کاٹ کر سنگِ گراں جو لبِ جو آتا ہے

اس کا ہر لفظ صداقت کا امیں ہوتا ہے
جس کے دل تک تیری جانب سے سبو آتا ہے

Marfat.com

میری آنکھوں میں مرا عکس بھی دُھندلا تا ہے
اتنا نزدیک مرے آئینہ رُو آتا ہے

خودد بخود ہاتھ سے تلوار گری جاتی ہے
دوست آتا ہے مقابل کہ عُدو آتا ہے

Marfat.com

سنا ہے شوخ بہت ہے ترے لباس کا رنگ
مگر عجیب سا ہے آج دل کی پیاس کا رنگ

بس ایک شوقِ نہاں تیری سمت لاتا ہے
دلِ تباہ میں پنہاں ہے ہر سپاس کا رنگ

کسی کے روپ کے بہروپ لاکھ دیکھے ہیں
تو دامِ وہم میں اُلجھائے کیوں قیاس کا رنگ

Marfat.com

تمہارے لطف کا یہ معجزہ ہی کیا کم ہے!
رہا نہ یاس کی مالا میں کوئی آس کا رنگ

بدل رہا ہے وہ ہر لحظہ اپنا روئے سخن
عجب نہیں ہے حواسوں پہ پھر ہراس کا رنگ

Marfat.com

بے یقین لہجے پر اعتبار کیا کرنا
بھولی بسری آہٹ کا انتظار کیا کرنا

اختلافِ رائے کی صورتیں بہت سی تھیں
ہم قدم رفاقت کو نا گوار کیا کرنا

چاندنی کی چاہت میں بے سبب اُداسی پر
سوگوار کیا ہونا، دل فگار کیا کرنا

Marfat.com

زندگی مسافت ہے اور آخرِ شب پھر
لغزشیں محبت کی سب شمار کیا کرنا

تم مری نگاہوں کے زاویے میں ہو لیکن
دل کی ساری اُلجھن کو آشکار کیا کرنا

Marfat.com

سورج بھی جذبِ شوق کا اظہار کر سکے
رخسارِ شب کو صورتِ گلنار کر سکے

کل تک سلگتی دھوپ میں جلتی ہوئی زمیں
شاید سروں پہ سایۂ اشجار کر سکے

یہ بھی تو استقامتِ اہلِ وفا ہی ہے
جو مصلحتِ وقت کا انکار کر سکے

Marfat.com

اس عہد میں فریبِ سماعت ہر ایک سچ
کیا معجزہ جو شعلۂ گفتار کر سکے

ہر چند اُس کو عہدِ محبت روا نہیں
دیوار جو انا کی نہ مسمار کر سکے

مخالفت بر غالب

یہ دراصل غالب سے عشق اپنی انا میں اضافہ کرتا ہے ۔ انا کو بغیر ختم کیے
عشق نہیں ہوتا [illegible] سمجھتا ہے ۔

Marfat.com

ہے منقش تری یادوں سے تو دیوارِ دل
دل دہلتا ہے لرزتی ہے جو دیوارِ دل

اک علم اِس پہ بھی لہراتا ہے فتح یابی کا
تیری دستار سے اُونچی ہے سو دیوارِ دل

آن بیٹھے ہیں سرِ شام پرندے اس پر
اِن کو صحرا میں نظر آئی جو دیوارِ دل

Marfat.com

دل کی ویرانی کو نا شاد کیے دیتے ہیں
تھام لیتے ہیں جو گرتی ہے سو دیوارِ دل

اِس کی تعمیر میں جذبوں کا لہو شامل ہے
لاکھ بوسیدہ سہی ہے بھی تو دیوارِ دل

Marfat.com

شکستہ پَر تھے تو اُونچی اُڑان کیا کرتے
تھا حدِ شوق کھلا آسمان کیا کرتے

جب اِس کی چھاؤں تلے آگ جلتی رہتی تھی
تو تیری یاد کا پھر سائبان کیا کرتے

وہ اپنی یاد میں پنہاں تھا اپنے دل میں تھا
سو شہر شہر بدل کر مکان کیا کرتے

Marfat.com

کسی بھی آن مجھے برگ برگ بکھرا دے
ہوا کے لمسِ محبت پہ مان کیا کرتے

ہوا کے ہاتھ میں دے کر تعینِ منزل
مسافرت میں کُھلا بادبان کیا کرتے

Marfat.com

مرا دشمن مرا قاتل

مری رگوں میں لہو کی صورت
وہ میرا دشمن وہ میرا قاتل
جو سرزمینِ نظریہ قابض
جو میری سانسوں کی زندگی سے
جڑا ہوا ہے

نشانہ باندھے
وہ میرے دل کے محاذ پر ہے
وہ میرا دشمن جو گھات میں ہے

Marfat.com

جو میری جانب سے جنگ بندی
کا منتظر ہے

شکست سے وہ مری خود بھی ہار جائے گا

Marfat.com

آؤ ہم دونوں محبت کی کہانی لکھیں
لوحِ دل پہ کوئی تحریر پرانی لکھیں

دُکھ کے رشتے کو نئے حسنِ معانی بخشیں
غم کو خوشبو میں بسی رات کی رانی لکھیں

شبِ تنہائی کے خاموش جزیرے پہ کبھی
ایک بہتے ہوئے دریا کی روانی لکھیں

Marfat.com

اپنی ہر سانس بھی مقروضِ وفا ہو جیسے
ایسے جیون کو تری ہجر نشانی لکھیں

یادِ ماضی مری ہجرت کا اثاثہ نہ رہے
یوں ترے شہر سے اب نقل مکانی لکھیں

Marfat.com

ضیائے صبح سے پہلے جو شام گزری ہے
وہ ماہتابِ محبت کے نام گزری ہے

دلوں کے سوزِ تمنا سے ہی عبارت ہے
وہ داستانِ محبت جو عام گزری ہے

وہ ایسے اپنی وفائیں بیان کرتے ہیں
کہ شامِ ہجر اُنہی پر تمام گزری ہے

Marfat.com

تمام عمر ترے کوچہء جفا میں وفا
تھی تشنہ کام مگر خوش خرام گزری ہے

یہ بزمِ دل ہے کسی درد کا سماں باندھو
حیات محوِ غمِ ناتمام گزری ہے

Marfat.com

سجدہ اُسے رَوا ہی نہ تھا وہ خدا نہ تھا
پتھر تھا پر وہ دل سے اُترتا ذرا نہ تھا

لہجہ اگرچہ موجِ صبا سا سبک نہ تھا
وہ تند خو ضرور تھا، دل کا بُرا نہ تھا

تصویرِ کائنات میں سو رنگ دلنشین
اے حسنِ انتخاب ترا دوسرا نہ تھا

Marfat.com

صحرا کی پیاس بھی تھی مسافت میں ہم رکاب
میں دشتِ آرزو میں بھی تنہا ذرا نہ تھا

جب بال و پر تھے وسعتِ افلاک کم نہ تھی
اب اے پرندِ شوق ترا حوصلہ نہ تھا

در بند تھا اگرچہ پہ ایسا نہیں کہ اب
دستک کے ساتھ دل کا کوئی رابطہ نہ تھا

Marfat.com

تمہاری جانب نگاہ کر لوں
اور اپنے دل کو گواہ کر لوں

وہ جب رفیقِ سفر ہے میرا
میں کیوں نہ اُس سے نباہ کر لوں

شکست صورت بدل سکے گی
جو عزمِ نو کو سپاہ کر لوں

Marfat.com

تری رفاقت کی چاہتوں میں
میں خواب راتیں تباہ کر لوں

کسی منافق کی خوش لبی سے
خلوصِ نیت کی چاہ کر لوں

Marfat.com

ہم آج پا فگار کسی خار زار میں
دل لٹ گیا مگر ہیں لباسِ وقار میں

وہ سر بسر جمال چمن کے ہزار میں
اک ہم کہ محو شوخیِ حسنِ بہار میں

ہو وضعِ دل بھی لاکھ تقاضے پسند گر
بے اختیاریاں تو نہیں اختیار میں

Marfat.com

کچھ تو ستم ظریفیء حالات تھی عجیب
کچھ دل بھی لگ گیا تھا غمِ روزگار میں

ساری تباہیوں کا گلہ تم سے کیا کریں
دل اپنا بھی تو کب تھا کبھی اختیار میں

پھر تشنگیِ دل بھی تماشہ لگی ہمیں
جب بے قراریوں سے ملے ہم قرار میں

Marfat.com

زوالِ صبح پہ شامِ ملال کیا ہوگا
تجھے خبر ہے مِرے دل کا حال کیا ہو گا

تمام عمر جو غربت کے میکدے میں رہا
وہ اب بھی تلخیء مے سے نڈھال کیا ہو گا

اگرچہ سنگ سے پیدا کرے شرارِ زیست
نہیں تو دستِ ہنر کا کمال کیا ہوگا

Marfat.com

جشنِ طرب

ہزار عیدِ مسرت ، ہزار جشنِ طرب
ترے نصیب میں اُترے ، ترے خیال میں ہو

نصیبِ زیست کے سب رنگ پُر جمال ملیں
ہر ایک ساعتِ غم ، خودکسی ملال میں ہو

تمہارا حسنِ نظر جب خلوص ڈھونڈے تو
ہمارا شوقِ محبت ترے خیال میں ہو

Marfat.com

غبارِ بے یقینی سے نکلنا چاہتا ہے دل
الجھتا کب تلک آخر، سلجھنا چاہتا ہے دل

فصیلِ خواب کی ہر آہنی دیوار ڈھا کر بھی
حصارِ ذات سے باہر نکلنا چاہتا ہے دل

ثباتِ غم کی یہ صورت یقیناً موت جیسی ہے
نہ ہنسنا چاہتا ہے دل نہ رونا چاہتا ہے دل

Marfat.com

اگرچہ گوہرِ مقصود ہاتھ آئے، نہ آئے پر
تلاطم خیز موجوں میں اترنا چاہتا ہے دل

کسی اندھی محبت کے سبھی اسرار کھلنے تک
کسی بھی طور ممکن ہو سنبھلنا چاہتا ہے دل

Marfat.com

شب کی آنکھوں سے تا سَحر دیکھے
خواب دیکھے اور عمر بھر دیکھے

کس کے ہاتھوں شجر پہ پھول کھلے
کون اب پیڑ کا ثمر دیکھے

اس کڑی دھوپ کی مسافت میں
ہم نے جلتے ہوئے شجر دیکھے

Marfat.com

اک نظر دیکھ کر پلٹ جائے
وہ جسے دور تک نظر دیکھے

اک ضرورت تھی جس کے قدموں نے
پھر کے پھر تیرے بام و در دیکھے

سارے پنچھی اُڑان بھول گئے
تیکھے تیور ہوا کے گر دیکھے

Marfat.com

منزل سے نا واقف رستے شب اور تنہا چاند
بنجاروں کی صورت نگری نگری پھرتا چاند

عشق سمندر کے سینے میں ایک دھڑکتا دل
حُسن فسوں گر آنکھوں میں ہر آن چمکتا چاند

اپنی ہی انجام کہانی کا پہلا آغاز
چڑھتا دریا، چڑھتا سورج اور اک چڑھتا چاند

Marfat.com

سورج کی آنکھوں سے لے کر روشنیوں کے خواب
شب کی اندھی وادی میں تھا ہنستا بستا چاند

تند ہوا جب ماضی کے اوراق اُلٹتی ہے
سچائی کا چہرہ جیسے ایک دمکتا چاند

Marfat.com

ہوا برفاب تھی، سردی کی شدت ہو گئی تھی
ترے لہجے سے یکدم مجھ کو نفرت ہو گئی تھی

خزاں کی سرد مہری بے یقینی بانٹتی تھی
مری آنکھوں کو موسم سے شکایت ہو گئی تھی

مرے احساس کے کوہِ گراں پہ برف پگھلی
اچانک دھوپ میں کتنی تمازت ہو گئی تھی

Marfat.com

بظاہر کچھ نہ تھا لیکن تھا اندر قہر برپا
مرے دل سے عجب دلچسپ غفلت ہو گئی تھی

پہاڑوں کے عقب میں دشمنوں کی فوج ہو تو!
یہ فرضی بات بھی پیہم صداقت ہو گئی تھی

Marfat.com

ہم اہلِ دل ہیں سارے رکھ رکھاؤ جانتے ہیں
بہاروں کا گلوں سے سب لگاؤ جانتے ہیں

کہاں تک ضبطِ غم کی کوئی صورت ہو سکے گی
تلاطم خیز موجوں کا بہاؤ جانتے ہیں

اجل بھی تو سبک رُو زیست کی اک خواب گہ ہے
تھکے لشکر جسے پہلا پڑاؤ جانتے ہیں

Marfat.com

ہوا جس کے شرر کو آتشِ نمرود کر دے
بجھی یادوں کی چنگاری الاؤ جانتے ہیں

یقیناً بوجھ تھی حرفِ شکایت کی وضاحت
ہمی سے کس لئے نظریں چراؤ جانتے ہیں

فقط تاریک سناٹے کی وحشت جاگ اُٹھے
گھنے جنگل میں جب مشعل جلاؤ ، جانتے ہیں

Marfat.com

حیات جلوۂ ہرجائی اور کچھ بھی نہیں
نگاہ محوِ تماشائی اور کچھ بھی نہیں

حیات ایسے بھی گزری تو کیا بُری گزری
کہ اپنی ذات کی تنہائی اور کچھ بھی نہیں

کچھ ایسی بات بُری بھی نہ تھی کہ دل کو لگے
تھا ایک جذبِ رقیبائی اور کچھ بھی نہیں

Marfat.com

ستم طراز سہی وعدہ ء کرم اُن کا
نہ ہو جو شوقِ شناسائی اور کچھ بھی نہیں

ہمارا شوقِ محبت ہی کم نصیب نہیں
ہے وہ بھی جلوہ ء ہرجائی اور کچھ بھی نہیں

Marfat.com

ہر ایک حرفِ ملامت کا بار اُٹھ سا گیا
تری نگاہ سے جب اعتبار اُٹھ سا گیا

یہ وحشتیں تو دلِ نا صبور کی قسمت
عبث فریبِ غمِ انتظار اُٹھ سا گیا

یہی نہیں کہ ترا شہر اجنبی ٹھہرا
مرا تو میرے ہی گھر میں شمار اُٹھ سا گیا

Marfat.com

نہیں تو کیا ہو ترے حسنِ دل نواز کا رنگ
جو شوقِ دید پسِ انتظار اُٹھ سا گیا

ہمی سے پہلو تہی اے نگارِ بزمِ جہاں
چلو حسابِ دلِ داغدار اُٹھ سا گیا

Marfat.com

یاد رکھنا اُسے چاہوں، نہ بھلانا چاہوں
نقش جو بن نہیں پایا ،وہ مٹانا چاہوں

تیز سورج کی شعاعوں کا فقط سامنا ہو
نیند سے خود کو میں جس لمحے جگانا چاہوں

جانے کس رنگ میں گزرے گی یہاں ماتمی شب
جب چراغوں کو سرِ شام بجھانا چاہوں

Marfat.com

دل کے آنگن سے جو مٹی کی مہک اُٹھتی ہے
ابر برسے تو کوئی راز چھپانا چاہوں

دشتِ خواہش میں مسافت کی کوئی حد ہی نہیں
دل کی مانوں کہ مقدر سے نبھانا چاہوں

Marfat.com

گریہ ساماں پسِ دیوار ترے شہر میں ہیں
میرے جیسے کوئی دوچار ترے شہر میں ہیں

وہ بھی سرکش ہے کہیں بادِ مخالف کی طرح
ہم بھی آزردہ و غم خوار ترے شہر میں ہیں

میرے خوابوں کی جو تعبیر بتا سکتے ہوں
آج وہ واقفِ اِسرار ترے شہر میں ہیں

Marfat.com

اذن دے اُن کو کہ کشکولِ گدائی توڑیں
گر کوئی صاحبِ پندار ترے شہر میں ہیں

Marfat.com

اُفتادگانِ خاک کے نام

جب زمیں اپنی محوری گردش
یک بہ یک کج روی پہ لائی تھی
زیست کے بیکراں سمندر میں
گردشِ وقت سے اُلجھتی ہوئی
ایک اُفتادِ حشر اُٹھی تھی
اک قیامت کا شور برپا تھا

اُس گھڑی موت کی دراڑوں پر
خاک اُفتادہ پا پیادہ سی
موت اور زندگی کے بیچ کہیں
سانس کی ڈور استوار نہ تھی

Marfat.com

ایسے دریائے خاک وخوں میں رواں
غم کے ان دلخراش لمحوں میں
ایک مبہوت کُن سا منظر تھا
موت کی یوں شکست کا منظر

اک جواں لاش کے سرہانے پر
غم زدہ، ناتواں سے بوڑھے کی
جنبشِ لب سنائی دیتی تھی
کلمہء لا الٰہ کہتی تھی

اے زمیں تو گواہ رہنا یہی
وجہِ توقیرِ ابنِ آدم ہے
یہ بھی اک شرفِ آدمیت ہے

☆ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۵ء

Marfat.com

سحر دم آسماں پر جب ستارے ڈوب جاتے ہیں
تمہاری یاد کے سب استعارے ڈوب جاتے ہیں

یہ منظر بارہا میں نے کھلی آنکھوں سے دیکھا ہے
سمندر موج میں آئے کنارے ڈوب جاتے ہیں

یہ شب سورج سے دستارِ فضیلت چھین لیتی ہے
شفق گوں شام کے سارے نظارے ڈوب جاتے ہیں

Marfat.com

مرا جذبِ صداقت خود شجاعت اُوڑھ لیتا ہے
جہاں راہِ طلب میں سب سہارے ڈوب جاتے ہیں

محبت ہی دلوں کے درمیاں زندہ حقیقت ہے
مظاہر عالمِ ہستی کے سارے ڈوب جاتے ہیں

Marfat.com

کون کہتا ہے چمن خار سے وابستہ ہے
پھول سے سایۂ اشجار سے وابستہ ہے

اجنبی ہے تری کم فہم سماعت کے لیے
جو صداقت مری گفتار سے وابستہ ہے

فصل بوتا ہے کہاں شور زمینوں میں کوئی
دل مگر کاوشِ بیکار سے وابستہ ہے

Marfat.com

اپنی سیماب صفت فطرتِ بے کیف کو سوچ
عشق یکسوئی اظہار سے وابستہ ہے

اُسکو اُلفت تھی فقط نام و نسب سے ورنہ
شوقِ دل گوہرِ معیار سے وابستہ ہے

Marfat.com

زمیں قدموں تلے تھی اور نسبت آسماں سے تھی
مرے اجداد کو کتنی محبت آسماں سے تھی

مجھے تو آپ سے سارا گلہ ہے اور کیوں نہ ہو
وہ کوئی اور تھے جن کو شکایت آسماں سے تھی

ہزاروں رنگ تھے اک شام کی ڈھلتی اُداسی میں
شفق کی شوخیِ چشمِ عنایت آسماں سے تھی

Marfat.com

زمیں کو خلعتِ امید پہنا آسماں والے
انہیں اندیشہ صد ہائے مصیبت آسماں سے تھی

نہ کیوں دعویٰ ہو اُس کو ہمسری ءِ نقشِ آدم کا
مہ و انجم کی نسبت ، وجہ ءِ شوکت آسماں سے تھی

Marfat.com

معجزہ دستِ ہنر کار پہ لکھا ہوا ہے
کس کی تخلیق ہے شہکار پہ لکھا ہوا ہے

کون جانے گا یہاں خانہ بدوشوں کا پتا
نام کیوں شہر کی دیوار پہ لکھا ہوا ہے

اس سے شب جاگتی آنکھوں کا بھرم قائم ہے
خواب جو دیدۂ بیدار پہ لکھا ہوا ہے

Marfat.com

شاخ در شاخ پرندوں کا چہکنا کیسا
ایک نوحہ ہے کہ اشجار پہ لکھا ہوا ہے

راستہ کوئے ملامت سے بھی جا ملتا ہے
عشق یوں جادہء پُر خار پہ لکھا ہوا ہے

مقتلِ شام میں اُترے ہوئے سورج کا لہو
صبح دم ہر گل ِ رُخسار پہ لکھا ہوا ہے

Marfat.com

آئینے کے رُوبرو جب آئینہ رکھا گیا
بیچ اِس کے روشنی کا سلسلہ رکھا گیا

اس میں پھر عکسِ محبت منعکس ہونے لگا
دل نہیں سینے میں رکھا آئینہ رکھا گیا

پھر تو دیوارِ عداوت اور بھی اُونچی ہوئی
جب زمین و آسماں میں فاصلہ رکھا گیا

Marfat.com

اک پرندے کو پرِ پرواز کافی تو نہ تھے
تندیء موجِ ہوا کا مرحلہ رکھا گیا

رفتہ رفتہ شہرِ دل کے سارے در کُھلنے لگے
شوخیء دستِ صبا سے رابطہ رکھا گیا

ہم کہ اپنی خوبیء قسمت پہ نازاں ہی رہے
کس سلیقے سے وفا کا سلسلہ رکھا گیا

Marfat.com

ضیائے صبح سے پہلے جو شام گزری ہے
وہ ماہتابِ محبت کے نام گزری ہے
دلوں کے سوزِ تمنا سے ہی عبارت ہے
وہ داستانِ محبت جو عام گزری ہے
وہ ایسے اپنی وفائیں بیان کرتے ہیں
کہ شامِ ہجر اُنہی پر تمام گزری ہے
تمام عمر ترے کوچہء جفا میں وفا
تھی تشنہ کام مگر خوش خرام گزری ہے
یہ بزمِ دل ہے کسی درد کا سماں باندھو
حیات محوِ غمِ ناتمام گزری ہے